UNIVERSAL LIBRARY

OU_224822

UNIVERSAL LIBRARY

مختصر کیفیت

جلسۂ پنجم ندوۃ العلما

منعقدہ

۱۴-۱۵-شوال سنہ ۱۳۱۵ھ مطابق ۸-۹ مارچ سنہ ۱۸۹۸ء

مرتبہ

منشی نہال احمد صاحب رئیس کڑا

انتظامی پریس کانپور میں چھپی

محکمۂ افتا

116.56
Checked 1965

متعدد ضرورتین اسکی داعی ہین کہ ہندوستان مین محکمہ افتا قائم کیا جائے تاکہ جن مسلمانون کو مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت ہو وہ دریافت کرسکین اور اُنھین محقق اور جلد جواب ملے - اگرچہ اب بھی علما جواب دیتے ہین - مگر جہان تک مشاہدے اور تجربے سے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اکثر سائلین جواب سے محروم رہتے ہین - اور اگر جواب ملا بھی تو بہت دیر مین اور جواب کا محقق اور لائق اطمینان ہونا تو مشکل ہی - اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے علما کو اس اہم کام کیطرف خاص توجہ نہین ہے - درس و تدریس وغیرہ مشاغل مین رہتے ہین - تبعاً اور ضمناً اسے بھی کر دیتے ہین -

اکثر کے خیال مین فتوے نویسی آسان امر ہے - مگر درحقیقت نہایت ہی مشکل ہی - اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر لوگون نے مسئلہ دریافت کرنا چھوڑ دیا یا جو سامنے آگیا اُس سے دریافت کرلیا اُسے علم ہو یا نہو اور اوسنے بھی اپنے قیاس سے جو جی مین آیا کہدیا نعوذ باللہ اس سبب سے ندوۃ العلما نے قصد کیا ہی کہ چند عالم خاص اسی کام کے لیے معین کرے تاکہ وہ عام مسلمانون کے سوالات کا جواب دیا کرین اور شب و روز مسائل کی تحقیق کیا کرین - وہین سے ضروری مسائل کے مختصر رسالے بھی چھپ ہو کر شائع ہون - اس پورے محکمہ کا اجرا تو جبھی ہو سکتا ہی کہ اہل ہمت پوری توجہ کرین اور اسکے لیے سرمایہ ہونا چاہیے بالفعل ایک عالم خاص اسی کام پر مقرر کیے گئے ہین جن صاحب کو جو مسئلہ دریافت کرنا ہو دفتر ندوۃ العلما سے دریافت کر سکتے ہین انشاء اللہ حتی الوسع جواب جلد دیا جائیگا مگر شرط یہ ہے کہ دریافت کرنا لڑائی جھگڑے کی غرض سے نہو -

مختصر کیفیت

Checked 1969

جلسۂ ندوۃ العلما بابت سال پنجم

مرتبۂ منشی منہال احمد صاحب رئیس کڑا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

الحمدللہ کہ ندوۃ العلما نے اپنے چار سال پورے کیے اور شوال کا مہینا جو درحقیقت جشن سالگرہ ولادت ندوۃ العلما کا مہینا ہی قریب اختتام پونہچا۔ لہذا ضرور ہی کہ ہمارے ملکی اور مذہبی بھائیون کے کان لگے ہونگے اور انکی چشم انتظار کھلی ہوگی کہ دیکھیے اس سال کس سمت اور شہر سے اس مبارک و معظم اسلامی جشن کے جلسے کی خبر آتی ہے اور نوید دعوت دیجاتی ہے۔ اور پھر کارروائی کی اشاعت ہوتی ہے۔ لاکلام ایسی شدید انتظاری حالت کا رفع کرنا ہمپر فرض ہی۔

معزز ناظرین! نہایت ہی افسوس کے ساتھ آپکو اطلاع دیجاتی ہو کہ یہ عام عظیم الشان اسلامی جلسہ طاعونی ترددات اور پریشانیون کی وجہ سے جو تمام اطراف ہند مین کسی نہ کسی طور دو وجہ سے پھیلی ہوئی ہین اور حفظ صحت قائم رکھنے ہی کی نیت سے جسکا قیام ایسے مجمع عام مین بہت ہی دشوار اور مشکل ہوتا ہی

جسمین تمام اطراف ہندوستان کے اصحاب تشریف لائین۔ اکثر ارکان ندوہ کی راے مین یہ مناسب و مفید معلوم ہوا کہ بجاے اس پرشوکت اسلامی عام جلسے کے ایک خاص جلسہ ندوۃ العلما جسمین اراکین ندوۃ العلما شریک ہون کانپور مین جو کہ ندوۃ العلما کا صدر مقام ہے منعقد ہو۔ اس مجوزہ ضروری جلسے کی اطلاع مطبوعہ خطوط کے ذریعے سے ممبران ندوۃ العلما کو دی گئی اور بتاریخ ۱۴-۱۵-۱۶ شوال ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۸-۹ مارچ ۱۸۹۸ء کو روز دوشنبہ وچہارشنبہ بصدارت **مولانا مسیح الزمان خان صاحب** رئیس شاہجہانپور استاد حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ منعقد ہوا جسمین اضلاع امرتسر ہوشیارپور۔ شاہجہانپور۔ پیلی بھیت۔ سہارنپور۔ علی گڑھ۔ لکھنؤ۔ بارہ بنکی۔ فیض آباد۔ فتحپور۔ الہ آباد۔ مرزاپور۔ جبل پور۔ غازیپور۔ پٹنہ پھلواری۔ اعظم گڑھ وغیرہ سے پرجوش ہمدردان ندوہ تشریف لائے اس جلسے مین جو کارروائی ہوئی ہے ہدیہ ناظرین ہے۔

رپورٹ سال گذشتہ ناظم ندوۃ العلما کی جانب سے **مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم** نے پڑھکر سنائی جس سے ثابت ہوا کہ ندوۃ العلما کے ساتھ ملک و قوم کی ہمدردی روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے کیونکہ خطوط موصولہ اور رقم چندہ اور اراکین ہر ایک کی تعداد بہ نسبت سال پیوستہ کے زائد تھی جو اس حساب سے بخوبی ظاہر ہے۔ تعداد ارکان ۱۳۱۴ھ مین چھ سو سے بھی کم تھی اور ۱۳۱۵ھ مین قریب ایک ہزار کے ہو۔ علی ہذا القیاس آمدنی بھی چار ہزار سے ترقی کرکے زائد از پانچ ہزار ہوگئی اور خطوط کی تعداد ۱۴۱۸ سے ۲۰۳۱ ہوگئی ہے۔ سال زیر رپورٹ مین کل خرچ چار ہزار ہوا اور زائد از چار ہزار تحویل مین باقی ہے۔

اس رپورٹ مین بہت ہی سچائی اور حسرت انگیز افسوس کے ساتھ صاف طور پر بتا یا گیا تھا کہ ندوۃ العلما جسنے گذشتہ جلسے مین مصمم قصد عملی کارروائی کا کرلیا تھا قحط اور طاعون جیسی پریشان کن بلاؤن سے جنھون نے اب تک ایک عام تشویش تمام ملک اور قوم مین پیدا کر رکھی ہو۔ اس سال بھی اپنی مجوزہ تجاویز پر عملدرآمد کرنے کا موقع نہ حاصل کرسکا۔ کیونکہ ملک اور قوم کے طبائع ایسی حالت مین کسی ایسے مہتم بالشان قومی و اسلامی کامون کے کرنے کی جانب راغب و تیار نہ تھے اور ظاہر ہے کہ ایسی صورت مین کسی زبردست پیمانے پر امور مجوزہ پر عملدرآمد کرنا سخت دشوار بلکہ ناممکن تھا اور ندوۃ العلما غیر ممتاز چھوٹے پیمانے پر کسی کام کا شروع کرنا بالکل اپنی عظمت و حیثیت کے خلاف سمجھتا ہے۔

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ نے اس قسم کی تقریر کے ساتھ تحریک کی کہ ندوۃ العلما پر واجب ہوگیا ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو اب عملی کارروائی شروع کرے اور یہ امر فیصل شدہ ہو کہ تمام مجوزہ کامون مین دارالعلوم سے زائد مفید کوئی کام دوسرا نہین ہے لہذا اسکے افتتاح کے لیے فوری عملی کوشش لازم ہے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ مقام دہلی جو فی الواقع اپنی ذاتی عظمتون اور بزرگیون کے اعتبار سے دارالعلوم کا سب سے زیادہ مستحق سمجھا گیا ہے اور جسنے اسوقت تک ندوۃ العلما کے سامنے کوئی ایسی قابل اطمینان بھروسہ ہمدردانہ قوت نہین پیش کی جس سے توقع ہوسکے کہ دارالعلوم کا کام حسب ضرورت و خواہش تعجیل کے ساتھ جاری ہوسکیگا۔ اور اکثر خاص منتظمین و ارکان ندوۃ العلما بعد مسافت اور قلت تعلقات کی وجہ سے خود اس بار کے اٹھانے کے ناقابل ہین کہ وہ محض اپنی ہی قوت اور جانفشانی سے مستقل

کوششون سے جو بشرط تائید ایزدی ہمیشہ باعث کامیابی ثابت ہوئی ہین دہلی
مین قائم کرکے افتتاح دارالعلوم مین کامیابی حاصل کرین اور یہ بھی قریب قریب
ناممکن کے ہے کہ ایسے مہتم بالشان کام کا بار حضرت جناب مولوی ابو محمد عبدالحق
صاحب مفسر تفسیر حقانی کے سرپر رکھکر آپ کو تکلیف مالایطاق دیجاوے
اور بیشک جسطور سے ہم مین کا ہر ایک شخص تن تنہا ایسے بڑے بوجھ کو اُٹھاکر
کا بابی قریب محال خیال کرتا ہے ایسا ہی جناب حقانی صاحب کو بھی معذور خیال
کرنا رہن انصاف ہوگا لہٰذا بوادید حالت موجودہ اور ضرورت لاحقہ ہمکو دہلی سے
ہٹنا مناسب ہی تاکہ دارالعلوم کے افتتاح مین تاخیر نہو۔ اور مجھے اُمید ہے
کہ خود ارب شہر اور تمام حامیان دہلی ہماری اس رجعت کو بنظر مصلحت قومی
و ضرورت شناسی و خیر خواہی دینی ناجائز نہ قرار دین گے اور خالص دینی اور
قومی حمایت پرجوش مین ہر طرح سے کافی مدد دین گے۔ بعد پُرجوش
مخالفت کے جسکے سرگرم پیشرو مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری
تھے کثرت راے سے ساتھ یہ تحریک منظور ہوئی۔

اس سوال کے پیش آنے پر کہ "پھر کون مقام ہوگا" جناب صدر انجمن صاحب نے
فرمایا کہ یہ پیشتر ہی سے طے ہوچکا ہے کہ ہر اعتبار سے دہلی کے بعد لکھنؤ دارالعلوم
کا مستحق ہے لہٰذا دہلی سے ہٹ آنا ہی لکھنؤ کے دعوے کو زندہ اور ثابت کرتا ہے۔
اور در اصل لکھنؤ مین ہر طرح کی آسانیان اور امیدین بھی ہین۔ کیونکہ ندوۃ العلما کے
معزز اور پُرجوش رُکن رکین کی ایک بڑی تعداد خاص لکھنؤ اور اُسکے قریب مقامات
مین ہے جنکی سرگرم مستقل کوششوں اور انتظامات سے بلا دقت انشاء اللہ العزیز
فوری کامیابی ہونے کی اُمید ہے۔ اُن معزز ہمدردان ندوہ مین سے چیدہ
خاص الخاص اصحاب کے نام نامی لکھے جاتے ہین تاکہ ہر شخص میری راے پر

بجائے خود غور کر سکے۔

۱ جناب مولوی عبدالمجید صاحب فرنگی محلی لکھنؤ۔

۲ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و رئیس اعظم کاکوری ممبران جلسۂ دوم ندوۃ العلما

۳ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب خلف الرشید جناب منشی امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر بھوپال

۴ جناب راجہ تصدق رسول خانصاحب رئیس و تعلقہ دار جہانگیر آباد۔

۵ جناب مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب رئیس لکھنؤ۔

۶ جناب خان بہادر چودہری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ و سکریٹری انجمن تعلقداران اودھ

۷ جناب چودھری محمد عظیم صاحب رئیس اعظم سندیلہ۔

۸ جناب حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد۔

اتفاق رائے کے ساتھ طے ہوا کہ لکھنؤ مین افتتاح دار العلوم کے لیے کوشش کی جائے۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب شروانی رئیس ضلع علیگڑھ نے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ دار العلوم کے جملہ درجات ادنی۔ اوسط۔ اعلی کا ایک ساتھ قائم کرنا اور ایسی بڑی عمارت بنا کر اسکے کام کو شروع کرنا بہت بڑے سرمائے اور زمانے کو چاہتا ہے اور پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ جبتک ہمارے جدید تجویز کردہ نصاب و طرز تعلیم کے مطابق ابتدائی تعلیم سے فارغ شدہ طلبا تیار ہون اعلی درجے کا قائم کرنا کہان تک ضروری مفید ہی لہذا مین یہ تحریک کرتا ہون کہ فی الحال بحسب ضرورت اپنے تجویز کردہ اعلی پیمانہ دار العلوم پر پورے ابتدائی انتظامات کے ساتھ صرف ابتدائی درجہ کھولا جائے اور پھر یون ہی رفتہ رفتہ حسب ضرورت ترقی دیکر کامل دار العلوم کر دیا جائے۔ مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے اسکی تائید کی اور یہ تجویز اتفاق رائے کے ساتھ منظور ہوئی۔

پھر مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ یہ امر طے ہو گیا ہی کہ دار العلوم شہر سے باہر لیکن قریب ہو لہذا اِس غرض خاص کے لیے ایک وفد لکھنؤ جائے اور روساے لکھنؤ بالخصوص منشی احتشام علی صاحب رئیس اعظم کاکوری صاحبزادہ منشی محمد امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر ریاست بھوپال سے ایک کافی وسیع قطعہ زمین کا اِس عمارت کے لیے حاصل کرے اور جب تک دار العلوم کے قابل استعمال عمارت بنکر تیار ہو کوئی عمدہ مکان بکرایہ لیکر کام جاری کر دیا جائے۔ اتفاق راے کے ساتھ منظور ہوئی اور وفد کے لیے حسب ذیل اصحاب نامزد کیے گئے

١ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔

٢ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس ضلع علیگڑھ۔

٣ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس ضلع علیگڑھ۔

٤ مولوی محمد الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور استاد حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ

٥ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری خلف مولانا احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری

٦ مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔

٧ مولوی حاجی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب رئیس فتحپور۔

٨ مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلی مدرسہ عالیہ ریاست رامپور۔

٩ مولانا شبلی صاحب نعمانی اعظم گڑھی پروفیسر علیگڑھ کالج۔

جلسہ قریب مغرب برخواست ہو گیا۔

دوسرے دن کے اجلاس مین مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے نہایت غمناک دردانگیز تقریر کے ساتھ بیان کیا کہ جناب مولانا شاہ محمد امانت اللہ صاحب فصیحی غازیپوری مرحوم کے انتقال فرمانے سے ندوہ اور قوم کو ایک سخت صدمہ پونچا ہے

کیونکہ آپ نہ صرف پورب کے با اقتدار قابل تعظیم پیشوائے قوم تھے بلکہ ندوے کے بھی بہت ہی بڑے معاون اور سرگرم رکن رکین تھے لہذا تمام ارکان ندوہ کو اظہار افسوس کرنا اور جناب مولانائے مرحوم کے لیے دعاے خیر مانگنا چاہیے - اسکی تائید مین مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڑھ نے نہایت پرجوش تقریر کی پھر تمام حاضرین جلسہ نے اظہار افسوس کیا اور فاتحہ پڑھا -

مولانا محمد شبلی صاحب نعمانی نے تجویز پیش کی کہ دارالعلوم کا ابتدائی کام ایک سال تک ارکان انتظامی اپنی مالی قوت سے چلا کر ملک و قوم کو دارالعلوم کا نمونہ دکھائین اور اسکے واسطے عام طور پر چندے کی درخواست نکیجائے لیکن جو صاحب وفور جوش وہمدردی سے کچھ دینا اور امداد کرنا چاہین توشکریے کے ساتھ قبول کیا جائے - یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی اور ایک خاص فہرست ارکان انتظامیہ کے چندے کی کھولی گئی -

خان بہادر منشی اطہر علیصاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ جو میموریل جلسۂ انتظامی نے اپنے مقاصد و اغراض کے ظاہر کردینے کیلیے جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر دام اقبالہ کی خدمت مین پیش کرنے کی غرض سے تیار کیا ہو وہ جلسۂ ندوۃ العلما کی منظوری کیلیے پیش کیا جائے چنانچہ اُس انگریزی میموریل کا ترجمہ پڑھکر سنایا گیا اور باتفاق راے قرار پایا کہ اس میموریل کو مع ضوابط ندوۃ العلما جناب خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و خانبہادر چودھری نصرت علی صاحب سکرٹیری انجمن تعلقداران جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر اودھ کی حضور مین پیش کرین -

مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے حسب درخواست طلباے اسکول یہ تجویز پیش کی چونکہ گورنمنٹ نے تعلیم دینیات کے واسطے وقت دینا منظور فرمایا

لہذا کانپور کے انگریزی خوان طلبا کیلیے اسکا انتظام کیا جائے۔ بالاتفاق منظور ہوئی اور جناب مولوی عبداللطیف صاحب مُفتی ندوہ نے اِس خدمت کو اپنے ذمے لیا اور افسرِ تعلیم سے خط و کتابت کرنے کا اختیار ناظم صاحب کو دیا گیا۔ اور دیگر ضروریات اور انتظامات کے لیے روساے شہر کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جسکی ممبری کیلیے چند اشخاص اُسی وقت نامزد کیے گئے۔

پھر مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے یتیم خانۂ کانپور کی جو کہ ندوۃ العلما کے زیر نگرانی و سرپرستی ہی رپورٹ پیش کی اس رپورٹ مین دو باتین قابل لحاظ تھین۔

اوّل یہ کہ اِسکے بانی مبانی صرف حاجی حسینی تمباکو فروش ہین جنھون نے جائداد مالیتی پانچ ہزار جسکی ماہوار آمدنی پینتیس روپیے ہی وقف کردی ہی اور اب اونکے دیگر ہم پیشہ بھی اعانت کرتے ہین۔

دوسرے یہ کہ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کی درخواست پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ نے ساٹھ یتیمون کا دینا منظور فرمایا ہے اور تمام اضلاع صوبۂ الہ آباد مین حکم روانہ کردیا ہی چنانچہ اسوقت تک چالیس یتیم بچے مختلف اضلاع سے آچکے ہین اور سب سے زیادہ یہ کہ فی لڑکا دو روپے ماہوار دینے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ ندوے کی یہ کارروائی کسقدر قابل مسرت ہی۔ کیونکہ اگر وہ ایسی درخواست نہ کرتا تو یقیناً یہ معصوم مسلمان بچے عیسائیون کے ہاتھ پڑکر بے دین یا عیسائی ہوجاتے۔ جاے غور ہے کہ ایک عیسائی یا ہندو کے مسلمان ہونے پر تو ہمارے بھائی بہت بڑی مسرت ظاہر کرتے ہین۔ پھر کیا ایسے کثیر التعداد مسلمان بچون کو عیسائیت اور سیلاب دہی سے بچا لینے پر مسرور اور محظوظ ہونگے۔ پھر کیا ہمارے بھائیونکی

خالی خولی مسرت قابل تعریف ہو سکتی ہے؟ نہین نہین اس باب مین اظہار مسرت کے یہی معنی ہین کہ ان یتیم بچون کی اعانت و ہمدردی کیجاوے اور ہر مسلمان بقدر امکان بجاے خود کوشش کرے انکی خورد و نوش تعلیم و تربیت وغیرہ کے پورے سامان مہیا کر دے والا درصورت کمی سرمایہ یہ خوف کیا جاتا ہے کہ کہین ہماری مہربان گورنمنٹ پھر انھین لیکر عیسائیون کو نہ دیدے اور یہ یتیم بچے ہمارے ہاتھون سے جاتے رہین جسکی بدنامی سے دنیا اور معصیت سے عقبی مین روسیاہی ہو اور دوسری قومین بہت ہی ذلت اور حقارت کی نگاہون سے دیکھین۔ میرے مسلمان بھائیو یہ بہت بڑا ضروری اور دینی کام ہے اسمین ہرگز غفلت و سستی نہ کرو صرف تمہاری توجہ اور مستعدی کی دیر ہے والا تم اب بھی بہت کچھ کرتے ہو لیکن بدانتظامی سے۔ قریب مغرب دعاے ترقی مسلمانان و اسلام و کامیابی مقاصد ندوۃ العلما پر جلسہ برخاست ہوا۔

کارروائی وفد و جلسہای لکھنؤ

۱۶ شوال روز پنجشنبہ کو وفد مذکور لکھنؤ روانہ ہوا اور خان بہادر منشی اطہر علیصاحب کی کوٹھی پر مقیم ہوا۔ اُسی روز شب کو جناب منشی احتشام علیصاحب کیخدمت مین ندوے کی خواہش پیش کی گئی۔ ہمارے فیاض طبیعت دریا دل ہمدرد قوم بہی خواہ اسلام نوجوان نے جس مسرت اور دلی مسرت کے ساتھ اس خواہش کو پورا کیا اور اس زبردست اسلامی و قومی خدمت مین مستعدی ظاہر کی وہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنے والد ماجد کے نعم الخلف اور پورے جانشین ہین آپنے نہایت خندہ پیشانی اور دلی رضامندی کے ساتھ فرمایا کہ میری زمین حاضر ہے جسقدر مطلوب ہو مجھے کچھ عذر بھی نہو گا جزاک اللہ مرحبا کیون نہو آخر کیسے

باپ کے بیٹے ہین۔
زمین دیکھی گئی جو کاکوری کی سڑک پر خواجہ الماس کے باغ کے متصل ہے ہر شخص نے پسند کی۔ پھر دیگر مقامی ضروریات اور فراہمی سرمایہ کے واسطے ایک خاص جلسہ منعقد ہوا اور ایک سب کمیٹی معززین لکھنؤ وغیرہ کی قرار پائی جسکی سکریٹری **منشی احتشام علی صاحب** قرار پائے اور یہ بھی قرار پایا کہ فی الحال سب آمدنی آپ ہی کی تحویل مین رہے۔ تجویز مکان کا کام مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب کے سپرد کیا گیا جو آپکے واقفیت پیشہ والون کے اعتبار سے بہت ہی مناسب ہے۔ چندے کے وقت بھی ہمارے فیاض نوجوان نے بہت بڑی ہمدردی دکھلائی اور مبلغ پانسو روپے اِس ابتدائی درجے کے ایکسالہ خرچ مین دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور جناب حکیم **عبدالعزیز صاحب** نے سَو روپے اور حاجی **شیخ قادربخش صاحب** آنریری مجسٹریٹ و رئیس شہر فیض آباد نے سَو روپے دینے کا وعدہ فرمایا اور جناب راجہ **تصدق رسولخانصاحب** بہادر سی۔ایس آئی تعلقدار جہانگیرآباد نے خاص توجہ کی لیکن قبل ازواپسی وفد کوئی تعداد چندے کی ظاہر نہین فرمائی تھی اگرچہ کامل امید ہے کہ آپ ایک ہزار روپے سے کم نہ دین گے۔ اِس سب کمیٹی کے خاص ممبر یہ ہین۔
جناب مولوی عبدالمجید صاحب فرنگی محلی برادرزادہ حضرت مولانا محمد نعیم صاحب مدظلہ العالی فرنگی محلی۔ جناب مولوی عبدالرؤف صاحب خلف مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی۔ جناب راجہ تصدق رسول خانصاحب بہادر تعلقدار جہانگیرآباد سی۔ایس۔آئی۔ جناب چودھری محمد عظیم صاحب رئیس اعظم سندیلہ۔ جناب چودھری نصرت علی صاحب سکریٹری انجمن تعلقداران اودھ۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب رئیس و وکیل۔ جناب مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب

لکھنوی - مولوی عبدالعلی صاحب آسی مدراسی - جناب منشی احتشام علی صاحب سکرٹری سب کمیٹی لکھنؤ۔

وفد کا مسرت خیز نتیجہ

جس قوی اور فوری کامیابی کی امید پر ارکان ندوۃ العلما نے دہلی جیسے معظم و مقدس شہر کو باوجود اختیار کے چھوڑ کر لکھنؤ کو اختیار کیا تھا واقعی اُسکے آغاز سے حسب دلخواہ اُمید نظر آئی اور سالیکہ نکوست از بہارش پیداست کا مضمون پیش نظر ہوا۔ امید کامل ہی کہ معززین و روساے اودھ بالخصوص ارباب لکھنؤ اِس سب سے زبردست مہتم بالشان دینی و قومی و علمی کام مین پوری پوری ہمدردی کے ساتھ حصہ لین گے" اور بہت ہی قریب زمانے مین تمام دنیا مین ثابت کر دین گے کہ جس زبردست اعتماد پر ارا کین ندوہ ہمارے صدر اور شہر مین دارالعلوم قائم کرنے کی غرض سے آئے تھے بالکل ٹھیک ہی - یہ دیکھیے دارالعلوم کی عمارت عظیم الشان ہمنے بنا کر تیار کر دی جو کینگ کالج اور کالون کالج تعلقداران اور نامور ترین خاندان فرنگی محل سے ملکر ہمارے شہر اور صوبے کی دینی - قومی - علمی - ملکی عظمت و شہرت کو پورا کرتا ہی کیونکہ یہ واقعی وہ کام ہے جو دوامی ناموری اور آرام کا قوی سبب ہوگا - دین اور دنیا کی عزت تمام ممالک و بلاد مین فرش سے لیکر عرش تک حاصل ہو جائے گی - ہمارے معززین اودھ کی فیاضی و دریا دلی غالباً تمام بلاد ہند سے بڑھی ہوئی ہے جسکا ثبوت ہمکو خاندانی تقریبات اور روزانہ فیاضیون اور بخششون سے بخوبی ملتا ہے لہذا ممکن نہین کہ اِس زبردست قومی و مذہبی تقریب مین کچھ بھی کمی کی جائے کیونکہ یہ زبردست قومی و مذہبی بدنامی ہے - یہ دارالعلوم

وہ دارالعلوم ہے جسکی نظیر نہ صرف ہندوستان بلکہ بڑے بڑے اسلامی بلاد مین بھی انشاء اللہ العزیز نہوگی اور اگر ہمارے معززین اودھ اور ہندنے کامل توجہ فرمائی تو آپ دیکھ لین گے کہ ہندوستان علی الخصوص لکھنؤ دنیا کے طالبان علم وکمال کا مرجع ہوگا۔ ہر ملک وقوم وطبقے کے مسلمان جمع ہوگئے۔ کمالات اسلامی اور علوم عربی کا سرچشمہ لکھنؤ سے نکلکر نہین معلوم کن کن دور دراز ممالک کے علمی کشت زار کو سرسبز کرنے لگا جو اسوقت بالکل ہی پژمردہ اور برف زدہ ہورہے ہین۔ اِس زبردست بحر علم وکمال کی فیضرسانی دریاے گنگ اور فرات اور نیل کو مات کرے گی اور پرستاران علم وکمال اسی مین اشنان کرینگے

لطیفہ

حضرات ناظرین آپ جانتے ہین کہ ارکان ندوہ کو اب کیون دارالعلوم کے قیام مین عجلت ہی۔ سُنیے اور مخاطب ہوکر سُنیے ندوۃ العلما نے خدا کے فضل سی اپنی عمر کے چار سال پورے کرلیے ہین۔ ہندوستان وغیرہ کے اسلامی رسم و رواج کی رو سے اب اُسکے مکتب اور تقریب بسم اللہ کے ایام بہت ہی قریب آرہے ہین صرف چار ہی مہینے باقی رہگئے ہین پھر جناب کیونکر نہ عجلت کیجائے ایسے بڑے مشہور ومعروف ہونہار کا جشن مکتب اور مکتب کچھ ایسا ویسا ہو نہین سکتا بلکہ الحمدللہ کہ اِس تقریب کی میزبانی اداکرنے والے بھی ایسے ویسے تنگدل اور پست ہمت نہین ہین ہم ابھی اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہین کہ اِسکے پہلی جشن سالگرہ کی تقریب کو صرف ایک معزز دریا دل رئیس کاکوری اور وکیل لکھنؤ جناب منشی اطہر علی صاحب نے کس دہوم دھام سے کیا تھا پھر ایک جماعت کثیر کیا کچھ نہ کرے گی۔ جناب اسی امید نے تو ہر طرف سی ہماری باگین موڑ دی ہین

کو مبارک ای مسلمانان قوم اب وہ وقت سعید آگیا بس اب غفلت دبی پروائی کو چھوڑ دیجیے اور موقع کو ہاتھ سے نجانے دیجیے۔

ہم اس موقع پر جناب راجہ صاحب بہادر والی نان پارہ کو خاص توجہ دلائین گے کیونکہ آپ کا نام نامی اسوقت اسلامی مذہبی خدمات مین کچھ کم حصہ نہین لے رہا ہے۔اور اس سے بڑھ کر کوئی اسلامی خدمت جو دینی و دنیاوی فائدون اور شہرت وعزت کا باعث ہو نہین ہوسکتی۔پھر یہ بھی کہدینا جائز ہے کہ ہمارے راجہ صاحب بہادر کی جانب بہت کچھ امید بھری نگاہین پہلے ہی سے پڑ رہی ہین۔

اُولوالعزم اہل اسلام کی خدمتمین ضروری التماس

ابھی تک اس عاجز کا روی سخن زیادہ تر معززین ورؤسائے اودھ کے جانب تھا لیکن اب مین اپنے تمام بزرگون اور بھائیون کی خدمت مین عرض پرداز ہون کہ یہ دارالعلوم جو مذہبی اور قومی ضرورت کے پورا کرنے اور علمی و اسلامی عظمت کے از سر نو زندہ کرنے کے لیے قائم کیا جاتا ہو بلاتخصیص تمام ملک اور تمام مسلمانون پر اسکے یکسان حقوق ہین صرف اسوجہ سے کہ وہ اودھ مین قائم ہوتا ہو رؤسائے دکن اور اہل پنجاب اسکے حقوق سے چشم پوشی نہین کرسکتے جیساکہ وہ دکن یا پنجاب مین قائم ہوتا تو رؤسائے پورب اسکے حقوق سے سبکدوش نہین ہوسکتے تھے علاوہ اسکے اودہ مین قائم ہونے سے یہ ضرور نہین کہ صرف اس سے رؤسائے اودھ متمتع ومستفید ہون اور دوسرے ملک والے اس سے محروم رہجائین وہ اگرچہ عامۃ تمام ہندوستان کے مسلمانون کے فائدے کی غرض سے قائم ہوتا ہے لیکن اسکے لیے ایک نہ ایک مقام پر قائم ہونا

ضرور ہی پس جہان وہ قائم ہوتا دوسرے مقامون کے رہنے والون کو یہی خیالات پیدا ہو سکتے تھے اسلیے تمام مسلمانون کو اسکو قومی و مذہبی ضرورت کا پورا کرنے والا اور اسلامی شوکت کا زندہ اور تازہ کرنے والا مدرسہ سمجھ کر اسکے قیام و بقا کے لیے یکسان کوشش کرنی چاہیے تاکہ پھر از سر نو اہل علم اور باکمال بزرگون کے فیض سے ہندوستان معمور ہو جاے اور اسلامی اور روحانی عظمت کے انوار سے مسلمانون کے دل و دماغ روشن و شگفتہ ہون۔

ہمکو روسای پنجاب کی عالی دماغی اور روشن خیالی سے کامل امید ہی کہ وہ اصلی اور حقیقی ضرورت پر لحاظ کر کے اسیطرح **دار العلوم** کے ساتھ دلاویزی ظاہر کرین گے جیسا کہ اُنکو **ندوۃ العلما** کے ساتھ ابتدا سے ہی اور اُنھون نے سب سے پہلے ندوۃ العلما کی ضرورت کو تسلیم کیا ہی اور اسکی شرکت کو باعث فخر و سعادت سمجھکر پہلے ہی اختیار کیا ہی۔

اسیطرح ہم روساے اودھ سے بھی امید ظاہر کرتے ہین کہ جسطور پر روساے پنجاب نے ابتدا سے اس قومی ضرورت کو محسوس کر کے ندوۃ العلما کے ساتھ دلاویزی ظاہر کی ہے یہ حضرات بھی **ندوۃ العلما** اور **دار العلوم** کے ساتھ ویسی ہی دلچسپی پیدا کرین گے اور اس بات کا خیال کر کے کہ دار العلوم اُنکے یہان قائم ہوتا ہی اس مہمان عزیز کی میزبانی مین دامے درمے قدمے قلمے سخنے غرض کہ اُنکے امکان مین جہان تک ہو کوشش کرین گے کیونکہ ان حضرات کی عالی ہمتی اور بلند حوصلگی سے یہ توقع ہماری کچھ بیجا نہین ہے اہل اودھ کی ہمتین جسقدر بلند ہین وہ تمام ملک پر ظاہر ہے۔

اسیلیے امید ہی کہ وہ اس بارے مین بھی اپنی عالی ہمتی کے جوہر دکھائین گے اسیطرح ہمکو اسلامی ریاستون سے اُمید ہی کہ وہ اس اسلامی یادگار کے قائم کرنے

مین اپنی داد دہش سے کام لین گے خصوصًا دولت آصفیہ دکن جو اسوقت تمام ہندوستان کے مسلمانون کی ملجا و ماوی ہی اور جسنے ابتداہی مین ندوۃ العلما کے ابتدائی مصارف کے لیے سو روپے ماہوار مقرر کردیے تھے اب وہ وقت آگیا ہے کہ ان تمہیدی کارروائیون کا نتیجہ ظاہر ہو اور ہمارے اعلیحضرت قوی شوکت خلد اللہ ملکہ اور اُنکے وزیر خوش تدبیر نواب وقار الامرا بہادر اور نیز دیگر اعیان سلطنت خصوصًا نواب سکندر جنگ وقار الامرا بہادر اور امیر کبیر نواب سر خورشید جاہ بہادر اپنی فیاضی سے دارالعلوم کے لیے مستقل سرمایہ کر کے مسلمانون کی کشت امید کو سرسبز و شاداب فرمادین گے بلند ہمت کے سامنے یہ کوئی بڑی چیز نہین ہے وہ چاہین تو ایک دارالعلوم کیا ایسے ایسے دس دارالعلوم قائم کرسکتے ہین۔

اسیطرح ریاستہای بھوپال۔ رامپور۔ ٹونک۔ بہاولپور۔ جوناگڑھ وغیرہ سے ہمکو کافی مدد ملسکتی ہے اور یہ سب ریاستین اس کس مپرسی کے زمانے مین غنیمت کبرے اور دولت عظمی ہین اور علم و علما کی سرپرستی مین ضرب المثل ہو رہی ہین جو قدردانی علما کی بھوپال و رامپور مین ہمیشہ سے ہی اسکو سب جانتے ہین جوناگڑھ کے وزیر ریاست امیر الامرا ناصر الاسلام صدر اعظم خان بہادر شیخ بہاء الدین خان صاحب سی۔ اس۔ آئی کی توجہ اسی سے ظاہر ہے کہ جب سے ندوۃ العلما قائم ہوا ہی سو روپیہ سالانہ برابر بھیجتے رہتے ہین اور اکثر جلسون مین اُنکی طرف سے وکلا شریک ہوئے ہین ہمکو امید ہی کہ دارالعلوم کے لیے ریاست کی طرف سے مستقل سرمایہ کردین گے

سب سے زیادہ دارالعلوم کو ریاست رامپور سے مدد لینے کا حق حاصل ہی اسلیے کہ یہ ریاست ہمیشہ سے علمائے اودھ کی سرپرست ہی اور علاوہ اسکے

وہ ممالک مغربی و شمالی مین واقع ہی اور اودھ سے بہت قریب ہی نواب خلد آشیان کا عہد مُبارک ابھی لوگ بھولے نہین آج وہ زندہ ہوتے تو ہمکو ہر طرح سے مستغنی کر دیتے اُنکی فیاضی کی صدہا مثالین ہین ایک بڑی مثال یہ ہی کہ باوجودیکہ اُنکو انگریزی تعلیم سے دلچسپی نہین تھی مگر جب علیگڑھ کالج کی بنیاد رکھی گئی تو اُنھون نے کالج کی ایسی بیش بہا مدد کی جس سے وہ ہمیشہ کے لیے کالج کے پٹرن (ولی و سرپرست) قرار دیے گئے ہمکو امید ہی کہ اُنکے جانشین اور نعم الخلف جناب نواب حامد علیخان صاحب بہادر فرمانروای حال دارالعلوم مین ایسی کافی مدد دین گے جس سی اُنکی ریاست اور اُنکے جد بزرگوار کے نام و نمود کو ترقی ہوگی اور اُنکے وزیر نواب محمد اسحاق خان بہادر جو ایک عالی حوصلہ اور روشن خیال مدبر ہین اپنی کوشش سے مسلمانون کو شکر گذاری کا جلد موقع دینگے۔

بہرحال یہ دارالعلوم بالتخصیص تمام مسلمانون کا دارالعلوم اور خود دین اسلام کی شوکت و عظمت کو زندہ کرنے والا ہی۔ اگر مسلمان روسا تھوڑی تھوڑی مدد بھی کرین گے تو اُمید ہی کہ اِسکی بنیاد مستحکم ہو جائے گی اور تمام علما و مشائخ کی کوششین جو صرف مسلمانون کی بہبودی کے لیے اور اسلام کی شوکت کیواسطے ہو رہی ہین بے سود اور رائگان نجائین گی۔

خداوند عالم مسلمانون کو اپنی صلاح و فلاح کی طرف متوجہ کرے اور جو کام خاص اِسکے لیے شروع کیا گیا ہی اُسکو پورا کرے۔ وھو حسبی و نعم الوکیل

خاکسار نہال احمد علوی عفی عنہ

دارالعلوم اور کتب خانہ

ایک وہ زمانہ تھا کہ ارکان ندوۃ العلما دارالعلوم کے فوائد تحریر و تقریر کے ذریعے سے بیان کرتے تھے تو اہل اسلام نہایت بیتابی کے ساتھ پوچھتے تھے کہ دارالعلوم کب قائم ہوگا؟ یہان تک کہ بعض احباب نے جب دارالعلوم کے لیے چندہ دینا چاہا اور ارکان ندوۃ العلما نے اِس خیال سے قبول نہین کیا کہ جب دارالعلوم کے کھولنے کا وقت آئیگا تو ہم چندہ بھی لین گے اسوجہ سے ارکان ندوہ پر یہ الزام دیے جاتے تھے کہ وہ صرف خالی باتین بنانا جانتے ہین عملی کارروائی اُنسے نہین ہوسکتی۔

اب خدا کے فضل سے وہ زمانہ آگیا ہی کہ ہم اُنکو اس بات کا مژدہ سنائین کہ جس دارالعلوم کے قائم کرنے کا ندوۃ العلما نے ارادہ کیا تھا اور جسکے لیئے عالی ہمت مسلمان چندہ دینا چاہتے تھے اِسکے کھلنے کا وقت قریب آگیا ہی۔ وہ ہمارا کام تھا کہ اسکی ضرورت اور فوائد سے آپکو آگاہ کرین اور یہ آپ کا کام ہی کہ آپ اپنی عالی ہمتی اور فیاضی سے اِس اِسلامی ضرورت کو پورا کر دکھائیے جس سے ہم اور آپ اور عام اہل اسلام انشاء اللہ تعالی متمتع ہونگے اور آیندہ نسلون کے لیے سرچشمۂ کمال اور آپ کے لیے صدقۂ جاریہ اور باقیات صالحات ہوکر آپکے نام نیک کو دوام و بقا کا خلعت بخشے گا۔

اس دارالعلوم کے لیے ابھی بہت کچھ کرنا ہے مگر سردست ایک ضرورت کیطرف آپکو توجہ دلائی جاتی ہے جو اِسکے کھلنے کے ساتھ ہی پیدا ہوگی اور وہ کتبخانہ ہی۔ جیسا یہ دارالعلوم عظیم الشان ہی ویسا ہی اُسکا کتب خانہ بھی عظیم الشان ہونا چاہیے مگر بالفعل درجۂ ابتدائی مین جن کتابون کی ضرورت ہی انکی ایک فہرست پیش کیجاتی ہی۔ خواہ روپیے سے اس ضرورت کو پورا کیجیے یا جو حضرات کتابین دیسکین وہ کتابین

عنایت فرمائین یہ ایسا دشوار کام نہین ہی جسکے لیئے زیادہ فیاضی اور بہت سی کام لینا پڑے اگر روساادنی توجہ کرین تو یہ ضرورت بہت جلد پوری ہو سکتی ہی بلکہ تاجران کتب اور مالکان مطبع کی توجہ سے بھی یہ کام پورا ہو سکتا ہی۔

فہرست اُن کتابون کی جنکی دار العلوم مین بالفعل ضرورت ہے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
میزان منشعب	ےر	اوضح المسالک	عہر	شرح تہذیب	۶ر
صرف میر	۱ےر	کافیہ	۰۶ر	شمسیہ متن قطبی	لہر
علم الصیغہ	۰۴ر	شرح ملاجامی	۱۲ر	قطبی	۹ر
نقود الصرف		مفصل زمخشری	۱۲ر	میر قطبی	۰۵ر
ہدایۃ الصرف	۰۲ر	مغنی اللبیب	صہ ر	رشیدیہ	
فصول اکبری	۴ر	تلخیص المفتاح	۳ر	تمہید مولانا ابو شکور سالمی	
مفتاح الادب	۰۱۳ر	عروض المفتاح	۳ر	المعتمد فی المعتقد	
درایۃ الادب	لہر	لفیف	سے ر	رسالہ حمیدیہ	سے ر
منتخبات العربیہ	ےر	انٹرمیڈیٹ کورس لاہور		اصول شاشی	۷ر
مجموعۂ نحو میر	۰۲ر	دیوان ابو العتاہیہ	مہے	قدوری	۹ر
عوامل مصریہ		منبہات بن حجر		مراقی الفلاح	۰۱۲ر
شرح مائۃ عامل	۷ر	کفایۃ المتحفظ	عہر	مشکوۃ شریف	سے ۴ر
تقویم اللسان		انشای حسن عطار	۸ر	ریاض الصالحین	
ہدایۃ النحو	۰۳ر	حسن التوسل	عہر	علم الفرائض	۰۲ر
الفیہ بن مالک	۹ر	ایساغوجی میزان منطق	۰۴ر	فرائض شریفی	۱۲ر
شرح الفیہ للسیوطی	۱۰ر	قال اقول		تاریخ الخلفا	عار

تفسیر جامع البیان	صعہ/	اطول	لعہ/	صراح	۲عگر/
نوادر الاصول	۱۰/	فقہ اللغہ ثعالبی	صعہ/	صحاح	
مختصر معانی	۴عہ/	شفاء العلیل	۹عہ/	قاموس	
مطول مع حاشیہ سید	۳ہے/	کتاب التعریفات للسید الجرجانی	۴عہ/	منتہی الارب	

شکریہ

نہایت خوشی کی بات ہو کہ مولوی عبد اللطیف صاحب منصف اکبر پور ضلع کانپور نے بلا استدعا فیاضی کے ساتھ سو روپے خاص کتب خانے کی مد مین دیے ہین تاکہ اِس روپے سے حدیث تفسیر اور فقہ کی کتابین لیجائین اور وہ دار العلوم کے کتب خانے مین رہین - یہ پہلی رقم ہے جو اِس مد مین منصف صاحب نے بھیجی ہی جس سے امید ہو کہ انشاء اللہ تعالی وہ اِس حدیث کے مصداق ہونگے من سن سنۃ حسنہ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا - ہمکو امید ہو کہ اہل اسلام جلد اپنی عالی ہمتی سے اِس ضرورت کو پورا کر دین گے اور یہ اُنکے لیے زاد آخرت اور ہمیشہ کیلیے صدقہ جاریہ رہیگا

دار الافتا مین کتابونکی سخت ضرورت

چونکہ آجکل معاملات مین نئی نئی صورتین پیش آنے لگی ہین اور جب وہ علما کی خدمت مین پیش کیجاتی ہین تو بعضے ضیق فرصت کی وجہ سے اور اکثر کتابون کے موجود نہونے سے اُن ضروری مسائل کے جواب نہین دیسکتے پس اُن لوگون کو جو تعلقات دنیاوی کے ساتھ تجارت یا صنعت و حرفت یا کسی دوسرے شغل مین مصروف ہین دقتین پیش آتی ہین یا تو ان معاملات کو چھوڑ دینا پڑتا ہی جنکی صحت و فساد مین انکو شبہہ ہی یا اُنکے مرتکب ہوتے ہین اور فساد معاملہ کی صورت مین دنیا کے پیچھے اُنکی آخرت بھی

بگڑتی ہی (عیاذاً باللہ) یہ دونون صورتین نقصان کی ہین ایک مین دنیا دی نقصان ہی دوسری مین وبال آخرت۔

ندوۃ العلما نے اس ضرورت پر لحاظ کرکے یہ تجویز کیا کہ ایک دارالافتا قائم کیا جائے جسمین دو چار عالم خاص اسی کام مین اپنے اوقات کو صرف کرین اور انکی تحقیقات بڑھانے کی غرض سے کتب خانہ جمع کر دیا جائے جب وہ خاص اسی کام کے لیے ہونگے تو سائلون کو جواب بھی جلد ملے گا اور جو کچھ وہ جواب دین گے وہ قابل اطمینان بھی ہوگا۔

اس تجویز کو منظور ہوئے تین برس ہوئے مگر ہمارے مسلمانون کا یہ حال ہی کہ انکے فائدے ہی کی غرض سے کوئی بات کیون نہ تجویز کی جائے انکو اسکی طرف مطلقاً اعتنا نہین ہوتا اسی وجہ سے انھون نے اس تجویز کی جانب بھی قطعاً توجہ نہین کی اور اسکے لیے کچھ ایسا سرمایہ نہوا کہ اُس سے یہ محکمہ کھولا جاتا۔ تاہم ارکان ندوہ نے ضرورتون کا خیال کرکے ایک فاضل اور مستعد عالم کو اِس کام کے لیے مقرر کردیا اب وہ فتوے لکھتے ہین اور باوجودیکہ دارالافتا کے کھولے جانے کی شہرت نہین ہوئی صرف سال گذشتہ مین پانسو استفتے باہر سے آئے جنکا جواب اُنھون نے لکھا اس سے اندازہ ہوسکتا ہی کہ ملک وقوم کو دارالافتا کی کسقدر ضرورت ہی

گوکہ جیسا ارکان ندوہ کا خیال ہے صرف انکے تقرر سے وہ بات ابتک حاصل نہین ہوئی تاہم مستفتیون کو فی الجملہ آرام ہوا۔ مگر ایک دوسری دقت ابتک کچھ بھی رفع نہین ہوئی وہ یہ کہ مفتی خانے مین کتابین نہین ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بغیر کتب خانے کے یہ عظیم الشان کام خاطر خواہ نہین ہوسکتا کتابون کا جمع کر لینا کوئی بڑی بات نہین اگر اہل ہمت متوجہ ہون۔ ہم دیکھتے ہین کہ ایک ایک عالی ہمت اس زمانے مین بھی ایک ایک لاکھ دو دو لاکھ روپیہ صرف کر دینا کوئی بڑی بات نہین

سمجھتا اور یہ تو معمولی بات ہی کہ تین چالیس ہزار روپے لگا کر اکثر لوگ مسجدین بنوا دیتے ہین اگر وہ صدقہ جاریہ ہی تو یہ بھی باقیات صالحات ہی مسلمانو ہمت کرو اور اس کام کو ادھورا نہ چھوڑو ہم کتابونکی فہرست دیتے ہین جنہین ناموں کے ساتھ قیمت بھی لکھدی ہی تاکہ اہل اسلام آسانی سے اس ثواب کو حاصل کرین۔

فہرست کتب جنکی محکمۂ افتا مین ضرورت ہے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تفسیر		موطا امام مالک مع مسوی		حجج امام محمد	۱۲ عہ/
تفسیر کبیر	سہ	و مصفی	۱۴ عہ/	**فقہ**	
تفسیر روح المعانی	معہ	موطا امام محمد مع تعلیق الممجد	۱۴ عہ/	ہدایہ	عہ
تفسیر مظہری	صہ/	شرح معانی الآثار للطحاوی	لعہ/	قاضی خان	لعہ
تفسیر احمدی	عہ/	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	لعہ/	فتاوی بزازیہ	
اتقان فی علوم القرآن	۱۵ عہ/	مرقاۃ شرح مشکوۃ	۱۵ سہ	بحر الرائق	معہ
شرح شاطبیہ	۳ عہ/	زرقانی شرح موطا	۱۱ عہ/	طحطاوی	
حدیث وما یناسبہا		قسطلانی مع نووی	لعہ	کتاب الخراج امام ابی یوسف	۱ عہ/
صحیح بخاری	ہعہ	اشعۃ اللمعات	معہ/	جامع صغیر امام محمد	
صحیح مسلم	عہ	تخریج زیلعی	عہ	جامع الرموز	۹ صہ/
جامع ترمذی	بے	آثار امام محمد	۱۱/	فتح القدیر ابن ہمام	عہ
سنن ابی داؤد	عمار	مجمع بحار الانوار	صہ/	بنایہ شرح ہدایہ للعینی	
نسائی مع حاشیہ سیوطی و سندی	چہر	تدریب الراوی	۱۳ عہ/	عینی شرح کنز	۲۰ صہ/
		اللآلی المصنوعہ فی		تحفۃ المحتاج شرح منہاج	
ابن ماجہ	بے	احادیث الموضوعہ	۱۴ بے	تحفۃ البنانی علی شرح مختصر الخلیل	

وظائف کی ضرورت

الحمد للہ کہ دارالعلوم کی عملی کارروائی اب شروع ہوگئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اسکا افتتاح ہوجائیگا اور بتجویز حال کے موافق بالفعل اسکا ابتدائی درجہ کھولا جائیگا جسمین صرف نحو کی پوری تعلیم دیجائیگی اور اسکے ساتھ ادب فقہ۔ تفسیر۔ حدیث اور منطق کی بقدر ضرورت ہوگی علاوہ اسکے حساب ہندسہ فرائض کی عملی مشق کرائی جائے گی اسکے ساتھ یہ بھی انتظام کیاجائیگا کہ انگریزی خوان طلبہ کو دینیات اور عربی کی تعلیم دیجائے۔

اسوقت سرمایہ کے لحاظ سے یہ منظور ہوا ہو کہ ۲۰ طالبعلمون کے خورد ونوش وغیرہ حوائج ضروریہ کا مدرسے کے جانب سے انتظام کیا جائے اسکے علاوہ جو لوگ اپنے حوائج ضروریہ کے خود متکفل ہوسکتے ہین انکی تعلیم اور نیز خورد ونوش کا باخذ چندہ انتظام کیا جائے گا۔ مگر اس زمانے کیحالت کے لحاظ سے یہ قطعاً معلوم ہو کہ جو حضرات دولتمند ہین اور اپنی اولاد کو عمدہ طور پر تعلیم دلاسکتے ہین وہ عربی تعلیم کیطرف ابتک متوجہ نہین اور جو غریب شرفا عربی تعلیم کے شائق ہین وہ اس قابل نہین ہین کہ خود تمام مصارف کے متکفل ہون اسلیے بڑی ضرورت اس بات کی ہو کہ خود دارالعلوم مین اہل دل کی فیاضی سے ایسا سرمایہ جمع رہے جس سے بکثرت وظائف دیکر شرفا کے بچونکو تعلیم دیجاسکے

علاوہ اسکے انگریزی خوان طلبہ کو دینیات اور علوم عربیہ کی تعلیم دینے کے لیے مدرسہ انتظام کر رہا ہے مگر انکی خورد ونوش لباس وغیرہ کیلیے وظیفے ابتک مہیا نہین ہوئی جسکی سخت ضرورت ہی۔ ابتک اس صیغے کیلیے صرف نواب محمد اسحاق خان بہادر وزیر رامپور اور حاجی محمد اسمٰعیل خان رئیس علیگڈھ نے ایک ایک وظیفے کا دینا منظور کیا ہو۔

اسلیے ہم تمام روساے اسلام کو اسکی جانب متوجہ کرتے ہین اگر وہ اپنی فیاضی سے وظائف مقرر فرمائین گے تو علاوہ ثواب اخروی کے دنیا مین انکو نیکنامی حاصل ہوگی اور انکی فیاضی سے ایک اعلی نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئے گا جس سے اسلام کو عظمت اور مسلمانونکو فراخدلی اور شگفتگی حاصل ہونیکی امید کیجاتی ہی۔ ان دونون صیغون مین سے جس صیغے کے لیے وظیفہ دہ مقرر کرینگے اسیمین صرف کیا جائے گا۔